کلام القرآن

از جناب مولوی اکرم علی محمدی صاحب

قرآن مجید کی آیات کو روزمرہ کی بول چال میں رواج دینے کی تجویز، ایک عمدہ تجویز ہے جسے بعض احباب نے ترجمان القرآن میں پیش کیا ہے۔ اب اس چیز کا رواج مسلمانوں سے اُٹھ گیا ہے۔ مگر ایک زمانہ میں جب کہ قرآن سے مسلمانوں کا شغف بہت بڑھا ہوا تھا قرآنی آیات اور قرآنی الفاظ بکثرت زبانوں پر چڑھ گئے تھے۔ اور عام طور پر بول چال میں استعمال ہوتے تھے بعض بزرگوں کے متعلق تو مشہور ہے کہ وہ آیات قرآن ہی میں بول چال کیا کرتے تھے چنانچہ حضرت ابن المبارک نے خود اپنا ایک واقعہ بیان کیا ہے جو ایک ضعیفہ کے ساتھ پیش آیا تھا۔ وہ لکھتے ہیں کہ سفر حج سے واپسی پر ایک سن رسیدہ خاتون سے میری ملاقات ہوئی میں نے اس کو سلام کیا تو اس نے جواب دیا۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ پھر حسب ذیل گفتگو ہوئی:۔

ابن المبارک۔ آپ کس شغل میں ہیں؟

ضعیفہ۔ وَمَن يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ (اعراف) یعنی جس کو اللہ نے بھٹکا دیا ہو اس کے لئے کوئی رہبر نہیں۔ (مطلب یہ تھا کہ میں راستہ بھول گئی ہوں)۔

ابن المبارک۔ آپ کہاں جانے کا ارادہ رکھتی ہیں؟

ضعیفہ۔ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى (بنی اسرائیل) یعنی پاک ہے وہ خدا جو اپنے بندے کو ایک رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ لے گیا۔ (اس سے معلوم ہوا کہ وہ حج سے فارغ ہو کر بیت المقدس جانا چاہتی تھیں)۔

ابن المبارک ۔ آپ یہاں کتنے روز سے مقیم ہیں ؟

ضعیفہ ۔ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا (مریم) یعنی مسلسل تین راتیں گذر گئی ہیں ۔

ابن المبارک ۔ میں آپ کے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں دیکھتا ؟

ضعیفہ ۔ هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِيْنِ ۔ (شعراء) یعنی خدا ہی مجھے کھلاتا پلاتا ہے ۔

ابن المبارک ۔ اس جنگل میں وضو کیسے کرتی ہوں گی ؟

ضعیفہ ۔ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا (مائدہ) یعنی حکم ہے کہ اگر پانی نہ ملے تو مٹی سے تیمم کر لیا کرو ۔

ابن المبارک ۔ میرے پاس کھانا ہے ۔ آپ نوش فرمائیں گی ؟

ضعیفہ ۔ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۔ (بقرہ) یعنی روزوں کو رات آنے تک پورا کرو ۔ (مطلب یہ تھا کہ میں روزے سے ہوں) ۔

ابن المبارک ۔ مگر یہ رمضان کا مہینہ تو نہیں ہے ۔

ضعیفہ ۔ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ۔ (بقرہ) مطلب یہ تھا کہ یہ نفل روزہ ہے ۔ رضا کارانہ رکھا گیا ہے ۔

ابن المبارک ۔ سفر میں تو اللہ نے افطار کی اجازت دی ہے ۔ پھر آپ روزے کی تکلیف کیوں اٹھاتی ہیں ؟

ضعیفہ ۔ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۔ (بقرہ) اگر تم سمجھ سے کام لو تو معلوم ہو جائے کہ روزہ رکھنا تمہارے لئے اچھا ہے ۔

ابن المبارک ۔ میں جس طرح بات کرتا ہوں اس طرح آپ کیوں نہیں کرتیں ؟

ضعیفہ ۔ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ (ق) آدمی کی زبان سے جو

لفظ بھی نکلتا ہے اس کی نگرانی کے لئے ایک فرشتہ تیار بیٹھا ہے۔

ابن المبارک۔ آپ کس قبیلے سے ہیں؟

ضعیفہ۔ لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ۔ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا (بنی اسرائیل) جس بات کا تجھے علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ کان، آنکھ، دل سب سے سوال کیا جائیگا۔

ابن المبارک۔ معاف فرمائیے۔ واقعی مجھ سے غلطی ہوی کہ ایسا سوال کیا۔

ضعیفہ۔ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ۔ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ (یوسف) اب تم پر کچھ سرزنش نہیں اللہ تمہیں معاف کرے۔

ابن المبارک۔ آپ چاہیں تو میں آپ کو اپنی اونٹنی پر بٹھادوں تاکہ قافلہ سے جا ملیں۔

ضعیفہ۔ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ۔ (بقرہ) تم جو نیکی بھی کروگے اللہ اس کو جانتا ہے

چنانچہ وہ ضعیفہ سوار ہوگئیں اور یہ آیت تلاوت کی: سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔ (زخرف)۔

ابن المبارک فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں بلند آواز سے اشعار پڑھ کر اونٹ کو دوڑانے لگا تو اس ضعیفہ نے مجھ کو تنبیہ فرمائی فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ (مزمل) جہاں تک ہوسکے قرآن پڑھو۔

آخر ہم چلتے چلتے قافلے سے جا ملے میں نے پوچھا آپ کے رشتہ دار کون کون ہیں؟

ضعیفہ۔ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔ (کہف) اس سے معلوم ہوا کہ قافلے میں ان کا سامان اور ان کے بیٹے ہیں۔

ابن المبارک۔ آپ کے بیٹے کیا کام کرتے ہیں؟

ضعیفہ ۔ وَعَلٰمٰتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ (نحل) مطلب یہ کہ قافلہ والوں کے رہبر ہیں۔

ابن المبارک ۔ ان کے نام بتایئے۔

ضعیفہ ۔ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۔ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۔ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۔

حضرت ابن المبارکؒ سمجھ گئے کہ ان کے بیٹے ابراہیم، موسیٰ اور یحییٰ نامی ہیں ۔ چنانچہ انہوں نے قافلہ میں ان لوگوں کے نام لے کر پکارا اور وہ اپنی ماں کے گرد جمع ہو گئے ۔ ماں نے بیٹوں کو خطاب کر کے کہا فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ ۔ (کہف) ۔ تم اپنے میں سے کسی کو یہ سکہ دیکر شہر کی طرف بھیجو کہ وہ دیکھے کس کے ہاں اچھا کھانا ہے ۔ اور اس سے کھانا لے آئے ۔

اس حکم کے مطابق ایک لڑکا بستی میں گیا اور کھانا لے آیا ۔ ابن المبارکؒ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ کھانا کھانے سے پہلے مجھ کو ان اعجوبہ روزگار ضعیفہ کے حالات بتاؤ ۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہماری ماں ہیں ۔ چالیس برس ہو چکے ہیں کہ انہوں نے بجز آیات کلام اللہ کے اور کوئی لفظ زبان سے نہیں نکالا ہے ۔ جو کچھ گفتگو کرتی ہیں ۔ قرآن ہی سے کرتی ہیں ۔ یہ سن کر میں ششدر رہ گیا ۔ اور یہ کہتا ہوا ان کے خیموں سے واپس ہوا کہ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔

آج دنیا میں سینکڑوں ہزاروں علما اور حفاظ قرآن موجود ہیں ۔ مگر کلام اللہ پر اتنے عبور کی مثال شاید ہی کہیں مل سکے ۔